جلد ٦ | بمبئی - دوشنبہ ٢٨ شوال المکرم ١٣١٨ ہجری مطابق ١٨ فروری ١٩٠١ء | نمبر ٦

مقدمۃ الجیش

ڈچون کی خوش بختی

یہی کچھ خدا کی قدرت ہے کہ ڈچون کے مقابلہ مین ہمارے [illegible] گورنمنٹ کو اسقدر نقصان اٹھانا پڑا کہ زار روس کو مقابلہ مین اسقدر نہ اوٹھانا پڑتا۔ بعض ناگہانی نقصان ایسے ہو جاتے ہین کہ کچھ کہتے ہوئے نہین بنتی۔ کیمپون مین طاعون جاودھنا اب دیکھئے یہ کتنے بہادرون کو شہید کرتا ہو اسکے علاوہ بعض مقامات مین موسمی بخار بڑی شدت سے پھیلگیا ہے اور وہ بخار بھی طاعون سے کم نہین ہے۔ زہریلا ہے کہ جان لیکر ہی چھوڑتا ہے اوس سے وہان ہلچل پڑ گئی ہے۔ لارڈ رابرٹس مارکویز مین پولنڈ کے بہادرون بکثرت روانہ ہو رہے ہین بیکوزوقت مین پہنچ گئی ہین

مریم پر ظلم نہین

حبشی قومین کی سرکوبی اور وصول جرمانہ کے لئے جو گورنمنٹ نے فوج بھیجی تھی بوجہ سردی کے اسکو سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اسمین ایک مرض بھی ایسا پھیل گیا کہ جو سخت مہلک خیال کیا جاتا ہے سامان رسد کی بھی کمی رہی اس سے نذیریون کا حوصلہ بڑھ گیا اور پورا جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیا وہ یہ سمجھتے ہے کہ گورنمنٹ کی فوج تو مر رہی ہے۔ اسلئے عجب نہین جو گورنمنٹ خود اپنا پیچھا چھوڑانا چاہتی ہو مگر گورنمنٹ ایسی تکلیفون سے کب ڈرنیوالی ہے اسنے کہا کہ فوج بغیر جرمانہ لئے کبھی نہین ہٹیگی چنانچہ انکا محاصرہ بدستور رہیگا چنانچہ اسنے فوج کیلئے گرمی کا سامان بھیجدیا ہے تھوڑی مدت تک تو بدستور انتظار کیا جائیگا اگر انہون نے کچھ نہ دیا تو حملہ کر دیا جائیگا۔

یادگار تو ضرور چاہئے

حضور ملکہ معظمہ کی یادگار کی بابت کئی تجویزین پیش ہو رہی ہین۔ ملکہ کی نسبت تو خود حضور وائسرائے نے تحریک کی تھی اونکا ارادہ ہے کہ ہال بنایا جائے۔ اسکے لئے کئی لاکھ کا چندہ ہو بھی گیا۔ بمبئی کے بھی بعض رئیس خیال کر رہے ہین کہ یہان بھی یادگار ہونی چاہئے اصل اصول مین تو کسیکو کلام نہین۔ مگر اس بات پر بحث ہو رہی ہے کہ کیا بنانا چاہئے بعض کی رائے ہو کہ مدرسہ ہو بعض کی رائے ہے کہ زنانہ شفاخانہ ہو جیسے یہان تو کچھ نہ کچھ ہو ہی رہیگا کلکتہ کے ٹاون ہال جیسے ہم تو نہین کر سکتے مکان کوئی ایسا ہونا چاہئے جس سے رفاہ عام ہو۔ ہمارے خیال مین تو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سرائے ایسی بنوا دی جائے کہ جہان غریب مسافرون کو تھوڑا آرام ملے یا کوئی محتاج خانہ جاری کر دیا جائے

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
بیوہ حافظ محمد ... صاحب مرحوم	کانپور	۵	
اہلیہ حافظ محمد علیم صاحب	〃	[illegible]	حافظ ... صاحب بمعرفت
اہلیہ شیخ فضل الٰہی صاحب	〃	[illegible]	
اہلیہ دلدار خان صاحب	〃	[illegible]	
اہلیہ عطا حسین صاحب	〃	[illegible]	〃
اہلیہ میرزا اظہر حسین بیگ صاحب	〃	[illegible]	〃
والدہ مختار احمد صاحب	〃	[illegible]	〃
اہلیہ محمد لطیف صاحب	〃	[illegible]	〃
دختر دلدار خان صاحب (دختر ...)	〃	[illegible]	〃
والدہ 〃	〃	[illegible]	〃
والدہ اکرام حسین صاحب ...	〃	[illegible]	〃
ہمشیرہ ... صاحب	〃	[illegible]	〃
شیخ محمد زین العابدین صاحب	املی محلہ ...	[illegible]	... ڈاکٹر ...
شیخ محمد قاسم صاحب خلیفہ محمد شاہ	〃 〃	[illegible]	
شیخ چراغ علی صاحب	〃 〃	[illegible]	〃
شیخ نور محمد صاحب	〃 〃	[illegible]	〃
اہلیہ محمد حسین و محمد عاشق ... صاحب	〃 〃	[illegible]	〃
شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	〃 〃	[illegible]	〃
شیخ تفضل حسین صاحب	〃 〃	[illegible]	〃
شیخ ... خان صاحب	〃 〃	[illegible]	〃
شیخ ... احمد صاحب	جھانسی	[illegible]	

ہندی مسلمانوں کی فیاضی

نام	مقام	رقم	معرفت
منشی نیاز احمد خان صاحب ٹھیکہ دار	جھانسی	[illegible]	شیخ ... صاحب
منشی منیب ... صاحب ٹھیکہ دار	〃	[illegible]	〃
میر عثمان علی صاحب کلارک	〃	[illegible]	〃
شیخ ... صاحب	〃	[illegible]	〃
محمد اکبر صاحب	〃	[illegible]	〃
محمد اصغر صاحب	〃	[illegible]	〃
شیخ ... صاحب خیاط	〃	[illegible]	〃
قادر بخش صاحب ماسٹر	〃	[illegible]	〃
اسمٰعیل صاحب	〃	[illegible]	〃
جان محمد صاحب	〃	[illegible]	〃
حسین بخش صاحب سپاہی	〃	[illegible]	〃
متفرق ... صاحبان	〃	[illegible]	〃
منشی کرم الٰہی صاحب	بنارس	[illegible]	... صاحب
محمد فصاحت اللہ خان صاحب	شاہجہانپور	[illegible]	

میزان	[illegible]
رقم سابقہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]

اے ہندی مسلمان چندہ دینے والو! آپ کے واسطے ہماری دعا ہے کہ ... خدا وند تعالیٰ ... زمان ... ۲۰۱

بانتیجہ ماتم

حضور ملکہ معظمہ کی وفات کے صدمہ سے لوگوں کے دل پاش پاش کر دیئے اور لوگ اپنی مادر مشفقہ کے لیے روئے دھوئے بھی خوب۔ لیکن بعض عالی حوصلہ ہندوستانیوں نے زبانی وار تار ... دلی سوز۔ قلبی حرارت۔ جگری ماتم۔ اعصابی تشنج جیسی ... غرض کوئی پہلو درد و الم کے اظہار کا چھوڑا۔ مگر ہمارے نزدیک یہ زبانی ہائے وائے بالکل بے نتیجہ تھی۔ ہر فرقہ۔ ہر گروہ۔ ہر انجمن ... کر چاہیے تھا کہ اس کے ساتھ ہی کوئی ایسا کام بھی کر دیتے کہ جس سے فیض عام جاری رہتا حضور ملکہ معظمہ کی یادگار بھی قائم رہتی۔ اور تعزیت دار کا نام بھی قائم رہتا۔ ہندوستان سے صدہا مضامین لمبے چوڑے اظہار ماتم میں آئے مگر اونمیں اکثر تو ایسے بے ڈھنگے تھے کہ داخل دفتر کرنے پڑے۔ اور بعض قابل اندراج تھے وہ درج کئے گئے مگر اونمیں بھی سوائے اسکے کوئی بات نہ تھی کہ طبیعت کی جولانی قلم کا زور دکھایا گیا تھا کوئی ایسی بات نہتی کہ جسسے ہماری طبیعت خوش ہوتی اور حضور ملکہ کی روح بھی شگفتہ ہو جاتی صرف کانپور میں ایک ایسا جلسہ ہوا کہ واقعی قابل قدر تھا یوں تو وہاں ہر محلہ محلہ میں صدہا جلسہ ہوا ... لیکن ... محل میں ایک جلسہ ... بڑے زور شور سے ... ڈپٹی ... صاحب بہادر بھی شریک تھے۔ جلسہ کے بعد چندہ عالی ... کی یہ صلاح ہوئی کہ کوئی کام ایسا بھی ہونا چاہیے جس سے اس جلسہ کی یادگار رہے۔ کپتان ... صاحب بہادر نے اسکی تائید کی۔ چنانچہ اوسیوقت چندہ کی مد کھلی ... تقریباً ... ہزار جمع ہو گیا کچھ روپیہ زنانہ ہسپتال کی عمارت ... کے لیے دیدیا گیا اور کچھ یتیم خانہ ... کیلئے۔ کاش اور مسلمانوں کو بھی ایسے کاموں کیطرف توجہ ہو ... ساتھ لقب ... کے۔ خدا تعالیٰ ان نیک بخت عورتوں کو جزائے خیر ...

مردم شماری نہیں گردم شماری

یہ بھی کیا خدا کی شان ہے کہ جس چیز کو دیکھو۔ نئی نظر آتی ہے۔ سال نیا۔ صدی نئی۔ بادشاہ نیا (اہل ہند کے لیے) رسم نیا۔ رعایا کی تعداد کا گھٹنا نیا۔ یوں سب باتیں جو ہونے والی تھیں اور ہوتی رہتی ہیں مگر عجب اتفاق ہے کہ شاہ ایڈورڈ ایسے موقعہ پر تخت نشین ہوئے کہ مردم شماری کا موسم بھی قریب ہی آ لگا تھا۔ دس دس سال کے بعد یہ گنتی ہوا کرتی ہے چونکہ گذشتہ مردم شماری کو دس سال ہو گئے لہذا یکم مارچ کو پھر گنتی کی جائیگی۔ اس کے متعلق سرکاری اشتہار بھی شایع ہو چکے ہیں ان میں سوالوں کا خلاصہ ہے کہ کیا کیا کیے جائینگے اور کیوں کیے جائیں گے۔ ان سوال و جواب کے لئے گورنمنٹ نے جمعہ کی رات مقرر کی ہے۔ اس تقرر کی غالباً یہ وجہ ہوگی کہ "ہر کہ خواہی در شب آدینہ بجوی" پر عمل کیا ہوگا دوسرے یہ بھی مصلحت ہے کہ اکثر مسلمان جو جان سے بیزار ہوتے ہیں وہ جمعہ کا دن متبرک سمجھتے ہیں۔ اس رات کو لمبی تان کر ہمیشہ کے لئے سو رہتے ہیں غالباً ۱۲ بجے تک یہ کار روائی ہو جائیگی۔ اس صورت میں جمعہ کے مرنے والے بلکہ دن بھر کو لمبی تان لینے والے بھی ایک تعداد ہو جائیں گے اور اس کے لیے یہ بہت بڑا فائدہ ہوگا کہ اہالیان مردم شماری کے سوال و جواب سے ادنیٰ دل کھل جائیگا۔ پھر اگر یہ ان تحریروں نے ویسے ہی بیہودہ سوال کرینگے یا دنیا بھر کے جھگڑا دریافت کرنا چاہینگے تو وہ فرفر سب بتا دینگے ذرا بھی نہیں جھجکینگے۔ یہی مردم شماری میں نام [illegible] کی بھی لگا دی ہے اور اس کی اکثر آدمی جو گنتا میں کر دیا معاملہ ہے۔ کیونکہ سو روپیہ مقدار ہمارے روزگار کی [illegible] حصہ [illegible] نہیں بنا جاتی۔ گورنمنٹ نے یہ شبہ پہلے ہی دور کر دیا ہے۔

شاہ ایڈورڈ کو کیا کرنا چاہیے

ہمارے مربی ہملٹن سرپرست شہنشاہ ہند نے اپنا فرض منصبی ادا کرنے کیلئے ایک اعلان تسلی آمیز شایع کر دیا تو اخبار والے اسی اعلان کی طرف جھک پڑے۔ اور بقول شخصے کوئی منہ سے یا نہ کہتے مگر وہ اپنا راگ الاپے جائیں گے۔ بعد حضرت شاہ ایڈورڈ کو اخبار جی صلاحیں بتا رہے ہیں کہ ان کو کیا کرنا چاہئے۔ کوئی کہتا ہے یہ کرو۔ کوئی کہتا ہے وہ کرو۔ مگر کروانا چاہتے ہیں وہی کام رعایا کی جس سے ان کی عقدہ کشائی ہو۔ اکثر اخبار علی سے ہندوستان کی مصیبتیں سدی ہیں اور ان کو ہر طرح رحم کا مستحق ہر کار شہنشاہ ہند کی توجہ انکی طرف مبذول کرائی مگر یہ صلاح ایسی ہے کہ جسکی نسبت وہ غالباً پہلے ہی کر چکے ہوں اور اگر نہیں کر چکے تو اب خود بخود کرنی پڑیگی کیونکہ حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہندوستان کی آب و ہوا کھا گئے ہیں لہذا ایسی صلاحوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور یہ ہمارے لئے مناسب بھی نہیں اور نہ ہماری صلاح وہی کا کوئی اثر گورنمنٹ پر پڑ سکتا ہے۔ ہم کو تو وہ صلاحیں دینی چاہئیں کہ جن میں گورنمنٹ کی قوت و عظمت بڑھے اور تمام دنیا اس کے قبضہ میں آ جائے لہذا چند صلاحیں ماہ دولت نے تصنیف کی ہیں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف:۔ (۱) تمام ہندی رعایا کو مسلح کر دیا جائے (۲) تمام سرحدی وحشیوں کو فوج میں بھرتی کر لیا جائے (۳) تمام پولیس کو فوجی قواعد سکھائی جائے اور ادھر کے ملک فتح کرنے بھیجا جائے (۴) تمام دیسی اخبارات بند کر دئے جائیں کیونکہ انہی کے لیڈنگ آرٹیکلوں کو خاموں بھیجہ (۵) تمام دیسی مرد کو تجارت کا لگان لیا جائے (۶) دیسی عایا کی زبان بھانت بھانت کر کے جائیں ایک کو بدیسی نو قسمہ

آمد و خرچ

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ آمد کے ساتھ خرچ لگا ہی رہتا ہے مگر یہ تعجب ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے مردم شماری کی فہرست میں آمدنی کا خانہ تو مقرر کر دیا اور خانہ رہا بندیوں کے خرچ سے کچھ مطلب ہی نہ تھا۔ اگر ایک یہ بھی مقرر کر دیجاتی تو گورنمنٹ کا کیا نقصان ہو جاتا اور فائدہ اس کا یہ ہوتا کہ کوئی شخص آمدنی کے بتلانے میں ذرا بھی چوں و چرا نہ کرتا کیونکہ خواہ اسکو طبیعات معناً کر خرچ بتا کے یکھا کھاتا برابر کر دوں گا۔ یہ مجھ پر ٹیکس نہ لگیگا۔ کیونکہ جب گورنمنٹ دیکھیگی کہ باسی بچے نہ کتا کھاتی حالا صاحب ہے تو اسے وصول ہی کیا خاک ہوگا۔ صرف ایک اندازہ خرچ کی نہ ہونے سے باوجود اطمینان دلانے کے بھی بعض بھی طرح طرح کے حاشیئے چڑھاتے ہیں۔ اور جاہل یہی گمان کرتے ہیں کہ یہ تو سب پوچھنے کھسوٹنے کی باتیں ہیں۔ عجیب نہیں جواب رنگ آمدنی سے ظاہر کرنے میں گھا و کھپ کریں۔ غیر گورنمنٹ کی اس میں کچھ مصلحت ہوگی۔ سب سے اہم سوالات کہ عمر کیا ہے نام کیا ہے۔ عورت ہے یا مرد۔ بچہ ہے یا بوڑھا۔ یہ سوالات کچھ ایسے قابل اعتراض تو نہیں۔ مگر ایسے ضروری بھی نہیں کہ ان سے واقفیت ہونے سے گورنمنٹ کا کوئی حرج ہو جاتا۔ عمر کے بتانے میں اور ترکیب کلام ہوگا مگر رنڈیاں ضرور پس و پیش کرینگی۔ کوئی رنڈی اپنی عمر ۱۵-۱۶ سال سے زیادہ نہیں بتائیگی۔ کیونکہ وہ اپنی عمر کو سے لے بچپن کے زمانے کو خارج کر دیتی ہیں۔ اور جب وہ سرفراز ہوتی ہیں اس وقت سے اپنی پیدایش سمجھتی ہیں لہذا انکی صحیح عمر معلوم کرنیکی یہ ترکیب بہت سہل ہے کہ رنڈی جتنی بتلائے۔ اس کے ساتھ ۱۲ سال اپنی طرف سے جمع کر لیے جائیں۔

دائمیت کہ مسجد

ہمکو خاص طور پر تحقیق ہوا ہے کہ مسجد کے اس نام پر جو بعض نافہموں نے اعتراض کئے ہین وہ بالکل بیجا ہین۔ پہلے ہی اس کے اعتبار پر مسجد کے نام کے ساتھ اعلیٰ کا لفظ لگا دیا تھا۔ یہ نام کوئی نیا نام نہین۔ عبداللہ شاہ مرحوم و مغفور کا رکھا ہوا نام ہے۔ اور شاہ صاحب نے اسلئے یہ نام رکھا کہ اون کے والد بزرگوار کا نام محمد دائم خان تھا۔ اونکی یادگار قائم رکھنے کے لئے شاہ صاحب نے یہ نام رکھا اور اسکی ثبوت کے لئے اب تک اس نام کا ایک پتھر کندہ کیا ہوا موجود ہے جو بوجہ کہنہ ہو جانیکے ذرا دقت سے پڑھا جاتا ہے۔ اور دوسرا اعتراض جو قرآن خوانی کی نسبت کیا گیا وہ بھی سراسر اتہام تھا قرآن خوانی نہین کی گئی بلکہ حکیم صاحب نے صرف ایک آیت پڑھی تھی۔ اور اپنی خوش تقریری سے اوس آیت کا جو ہر تمام اوس پر چھڑک دیا تھا اور اس تقریر مین حضرت ملکہ معظمہ متوفیہ کی فضیلتین بیان کی گئین۔ اور کلام مجید کی آیت کو اس سے دلیل ٹھہرایا تھا۔ کہ حاضرین مجلس (جو سب مسلمان تھے) ملکہ صاحبہ کی فضیلت پر سچے دل سے ایمان لے آئے۔

آمدنی کی بابت بھی لوگون کا خیال بالکل غلط ہے۔ ہم نے خود جاکے دیکھا اوسکے متعلق کوئی جائیداد نہین۔ بلکہ مطب کی آمدنی مین سے بہت بڑا حصہ حکیم صاحب مسجد کی تزئین و درستی مین صرف کر ڈالتے ہین۔ اور اس کے آثار ظاہر ہین۔

نہ ڈرے نہ ولے نہ بدلے

حضور ملکہ معظمہ کی وفات اور نئے بادشاہ کا دور دورہ ہونے سے بعض شخصون کا یہ خیال تھا کہ ٹرانسوال کی جنگ ضرور موقوف کردیجائیگی غالباً نئے بادشاہ کی نئی پالیسی ہوگی۔ کیونکہ جنگ ٹرانسوال کی بدولت اب تک جو نقصان ہو چکا وہ شاہ ایڈورڈ کی نگاہون مین ہوگا۔ غالباً وہ اچھی طرح سمجھ چکے ہون گے کہ کرو کنڈن دکان بلا کر معاملہ کا معاملہ ہے۔ ابھی سے رفت گذشت کرنے کے لئے طبل بازگشت بجادیا جائے تو اچھا ہے۔ انہی خیالات سے افریقنڈر کانگریس نے مسٹر چیمبرلین سے دریافت کیا کہ کہئے اب کیا ارادہ ہے۔ جنگ ٹرانسوال چالو (بدستور سابق جاری) رہیگی یا بس ہتھیار رکھ دئیے۔ مسٹر چیمبرلین تو اس جنگ کے مصنف ہی ہین وہ بھلا کیسے رفع دفع کر سکتے ہین۔ اونہون نے کڑک کے جواب دیا کہ ہم نہ ڈرے نہ ولے نہ بدلے۔ پھر کیسے جنگ بند کردین پہلے جو دل مین ٹھان لی وہ ٹھان لی۔ یا اس پار یا اوس پار۔ جبتک ہم ٹرجون کا بیج نستیاناس کر دینگے ہرگز ہاتھ نہین روکین گے۔ اس جواب سے لوگ گورنمنٹ کی قوت و عظمت کا اندازہ کر سکتے ہین کہ اتنا نقصان اوٹھانے پر بھی نہ اسکی ہمت مین فرق آیا نہ پالیسی مذبذب ہوئی۔ سچ تو بلا کر ٹلنے مین ہی۔ مگر پہلے بھی کالی بلا ہو گئے لیٹی ہے اگر اسنے رحم کھا کے اونکا پیچھا چھوڑ بھی دیا تب بھی برسون تک اپنی حماقت پر رویا کرینگے۔

الگ ہی اچک لین

معلوم ہوتا ہے کہ ٹرجون کے پاس گولہ بارود ہو چکا۔ وہ کمبخت انگریزون کے مقابلے تو کرتے نہین ہماری گولہ بارود کی تاک جھانک کرتے پھرتے ہین کہ کہان کہان رکھا ہے۔ جہان انکو ذرا بھی خوشبو مل جاتی ہے تو بس چیل کوون کی طرح میگزین کے گرد اگرد منڈلاتے رہتے ہین۔ اونکو یہ خبر جو مل گئی کہ گورنمنٹ نے ہماری نگاہ بچانے کے معمولی بندر چھوڑ دیا اور اب ساوتھ ایلزبیتھ کے بندر پر گولہ بارود اوتریگا۔ جہاز روانہ ہو چکا اور اسکے ساتھ پر جہاز کی گورنمنٹ نے بھی گولہ بارود ہمارے برباد کرنے کے لئے روانہ کیا ہے ہمیں لئے اونہون نے بھی سوچا کہ اس گولہ بارود کو الگ ہی اوڑا لینا چاہیے۔ چنانچہ اس ارادے سے ہزار ٹرج سوار زینیتہ مین آ پہنچے ہین اور جہازون کے منتظر ہین۔ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے اگر یہ سامان اونکے ہتھے چڑھ جائیگا تو بڑا غضب ہو جائیگا۔ اسکے زور پر وہ اور دو چار حملے کر بیٹھینگے آجکل اونکو گولہ بارود کی بہت ضرورت ہے گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ تین جہازون مین سفوف کوئلہ (جو غالباً کسی نمن فروش حکیم کے دواخانہ مین مل جائیگا) بھر بھر کے بھیجا دے تاکہ وہ بارود سمجھکر اوسکو لوٹ لین اور پھر اپنی توپون مین بھر بھر مقابلے کے لئے آئین۔ اون کو تو بارود کا بھروسہ رہیگا اسلئے مقابلہ مین کچھ دیر جم کر ضرور ڈٹے رہینگے اور ہماری فوجین پلٹے گولون کے اونکو دھوئین اوڑا دینگی۔

وظیفہ مضامین کا تو نامہ نگارون نے باندھ دیا ہے مضمون تو پہنچے مگر دیر لگی کہ اونکو زیادہ سنوارنا پڑا کوئی اور دیا ہے مگر گورنمنٹ کی جان کو رسدی ہو گئی ابھی تک جنازہ مضمون آپ سمیت

ہماری میرباقون بین ہے اگر کوئی صاحب پرچہ کی آمدنی مین کوئی کرکے اور ہماری جان کی رپٹ کی دینگے سو پتہ ہم کیسی کر کے بھیجنا جو ہارون کے نیازمند شکر یہ ہونگے۔

حیدرآباد دکن کی شکایت ہماری ملک تک تمام پہنچی اور کیا ہو کر چبن کو مہاری دانگی بر طبیعیان ہو وہ بلکہ لین ہم کیسے ہی بیچ پر پھنسایا کے دستخط ایک کتاب پر بکر و کچا نکلو بھیج سکتے ہین ایک کسی ہمارا نام

یہ چینی گلخپ میں الجھن

چینی جنگ کی نسبت ایک عرصہ سے یہ سُن رہے ہیں کہ دول یورپ کی فوجوں نے سلطنت چین کی اچھی طرح گردن مروڑی ہے۔ تاہم یکسر جان چھپاتے پھرتے ہیں صلحنامہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں بلکہ گذشتہ ہفتہ تو اوسکے تیار ہو جانیکی بھی خبر آگئی مگر تعجب ہے کہ ابتک وہان کوئی بات قابل اطمینان نہیں ہوئی۔ ایک نہ ایک خرخشہ نکلتا ہی آتا ہے عجب نہیں جو بعد صلح کے آپس میں ہی گلخپ ہو جائے اور وہی مثل ہو جائے کہ ساجھے کی ہنڈیا ہمیشہ چوراہے پر پھوٹا کرتی ہے۔ بعض معاملے ایسے ہی اُلجھن میں پڑگئے ہیں۔ اول تو صلحنامہ کی شرائط میں پورا اتفاق نہیں۔ علاوہ ازیں جب مفتوحہ ممالک کا حصہ بخرہ کیا جائیگا تو ہر گورنمنٹ اپنی فوج کی محنت و ریاضت اور معرکہ آرائیاں زیادہ ثابت کرکے زیادہ حصہ کی طالب ہوگی۔

روس خان تو الگ ہی ایک ملک دبوچ بیٹھے جنگ کے وقت تو کل سلطنتوں سے یہ کہہ دیا کہ منچوریا پر جو خاص میری فوجیں حملے کر رہی ہیں اس سے تم کچھ اندیشہ نکرنا۔ فتح کے بعد برابر کی بٹ ہو جائیگی۔ تم اپنی فوجوں کو ادھر بھیجو۔ پیکن کو اطراف ہی میں رکھو۔ یہ سنکر سب سلطنتیں خوش ہوگئیں لیکن روس ایسے ذات شریف کب تھے جو اپنے عہد پر قایم رہتے۔ اونہوں نے فتح ہوتے ہی منچوریا پر خاص الخاص جھنڈا چڑھا دیا۔ اب دول یورپ چونکے اور کہا کہ کیوں حضت یہ کیا بدپرہیزی ہے۔ روسخان نے صاف جواب دیا کہ حضت وضت کو رہنے دو۔ یہ تو ایکجانب کی لقمہ کمائی ہے موٹی کا پسینہ ایڑی تک گیا ہے جب ہماری فوجیں یہ ملک فتح کیا ہے تم کو کیسے شریک کرلیں۔

فوجوں کی مانگ

ہمارے فوجی حکام بھی عجب دل لگی کرتے ہیں۔ اونہوں نے پہلے جسقدر فوجیں مانگیں اوس سے زیادہ بھیجدی گئیں۔ ادھر اُدھر کی امدادی فوج بھی وہ الگ۔ کل فوج کا اندازہ ۳ لاکھ کیا جاتا ہے مگر ہائے ناکامی کہ اب بھی حکام فوج لاؤ لاؤ۔ بھیجو بھیجو سے باز نہیں آتے۔ اور نہ اوس فوج کا کچھ حساب بتاتے ہیں کہ وہ فوجیں کیا ہوگئیں جب لڑائی ہوئی تو ہماری بہادر فوج ہی ڈچوں پر غالب آئی۔ اور سارے ڈچوں کو مار مار کے کشتوں کے پشتے لگا دئے۔ اور خود بہت ہی کم مرے جنگ کا ثبوت دینے کے لئے برائے نام دس پانچ سپاہی کہیں مر گئے۔ اور کبھی اتنے بھی نہ مرے حکام فوج نے جب جنگ کی خبر دی تو یہی لکھا کہ دشمن کے بیشمار مارے گئے اور اپنے قدرے قلیل پھر اب وہ بتائیں کہ فوجیں کیوں کمی واقع ہوگئی کیا وہ فوج سردی کی شدت اور آئے دن کی بارش کے سبب ٹھٹھر کر رہ گئی یا اوس فوج کو آرام دینے کے لئے گوشہ نشین کر دیا اب جو تازہ فوج مانگی گئی اوسکی وجہ بھی تو کچھ لکھی ہوتی کہ کیوں بھیجی جائے۔ افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے اوسکی درخواست فوراً قبول کرلی۔ اور فوراً کئی ہزار کا بندوبست کر دیا۔ بلکہ روانگی بھی شروع کر دی۔ گورنمنٹ نے اس معاملہ میں بہت جلدی کی اسکو چاہئے تھا کہ پہلے کی بھیجی ہوئی فوجکا صحیح حال دریافت کرلیتی۔ اسنے غالباً یہ سمجھا ہوگا کہ اگر فوج بھیجنے میں ذرا بھی ڈھیل ڈھال یا چھیڑ چھاڑ کیجائیگی تو ہماری فوج بزدل ہو جائیگی اور دشمن یہ سمجھیں گے کہ اب اسکے پاس فوج نہیں رہی مگر خیر اب تو فوج کی روانگی کا وعدہ کرلیا لیکن آیندہ کیلئے اسکو تاکید کردیجائے کہ اسی فوج سے ۲

طاعون بھی کہاں پہنچا

طاعون ملعون کی تیزدستی اور طول پایی کا کیا ٹھکانا ہے۔ آناً فاناً میں ایسے دور دراز میں پہنچ جاتا ہے کہ وہاں کے باشندوں کو اسکے پہنچنے کا یقین بھی نہو۔ اسکی شان میں تو بیساختہ یہی مصرع نکلتا ہے "بقا میکر رسیدی خوش رسیدی" مرض کمبخت کی دیدہ دلیری تو دیکھو کہ خاص کیپ ٹاؤن میں پہنچا۔ وہان کئی وارداتیں بھی گذر گئیں۔ تمام فوج میں کھلبلی مچ گئی کہ یہ ناگہانی بلا عیسی گردش کہاں سے آپڑی۔ مرے ہوے چوہوں کی تلاش ہونے لگی اور یہ قانون نافذ ہوگیا کہ جس مقام میں طاعونی چوہے نکل پڑیں۔ وہ مقام ہی برباد کردیا جائے۔ تم جانو ڈاکٹروں کے احکام تو ایسے ہی ہوتے ہیں رعایا تو کیا گورنمنٹ کا بھی دل ہلا دیں۔ وہان کے ڈاکٹروں نے یہ بھی اڑنگا لگا دیا۔ کہ جس گودام میں فوجی سامان گولہ بارود رکھا ہو اگر وہان بھی کوئی مرا ہوا چوہا برآمد ہو جائے۔ تو اوس مکان کیساتھ گولہ بارود بھی پھونکدیا چاہئے۔ یہ سنکر تمام فوجی حکام سٹ پٹائے کہ گولہ بارود تو ہم سینت سینت کر رکھتے ہیں اور یہ ایسی چیز بھی نہیں کہ فوراً بازار سے خرید لیا جائے۔ اگر کسی گودام میں چوہا مر گیا۔ تو بڑا غضب ہو جائیگا۔ ڈچوں کی مراد گھر بیٹھے پوری ہو جائیگی۔ غرض اونہوں نے بڑی سختی کے ساتھ مخالفت کی اور ڈاکٹروں نے اسکی ضرورت ثابت کی اسلئے اُنہوں نے مہربانی فرماکے اس حکم میں ترمیم کردی اور یہ کہا کہ اگر تم کو اسکا بچانا مقصود ہے تو ابھی سے سب گولہ بارود یہاں سے اٹھاکر دوسرے محفوظ مقام پر بھیجا دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ہمارے نزدیک تو ڈاکٹروں نے بڑی غلطی کھائی طاعونی مقام کا گولہ بارود تو ڈاکلم دیتا کیونکہ وہ گولے ۳

۲ تمام ٹرانسوال فتح کرلو۔ ۳ جب ڈچوں کے کیمپ پر جاکے پھٹتے تو وہاں بھی طاعون پھیلتا اور بے مارے تمام فوج مرجاتی۔

معرکہ آرائی

نیچریت میں نہ چھوٹوں جب تلک زندہ رہوں
خانۂ دوزخ میں بھی الٹے مجھے نیچر کہے

مخزن ظرافت پنچیتوں کے بحیثیت معدن لطافت پسند طبیعتوں کے پسندیدہ پنچ لین کے دانت توڑ نئی روشنی کے عرق نچوڑ لالہ پنچھا در صاحب بہادر ڈرام بجا ینگ تسلیم کے خلط میں تحریر و تعلیم کا گر بیچ مخلوط کر کے گڈ مارننگ کے اتہوں کے پیشکش والا منش ہوتا ہے پنچ مورخہ ۷ جنوری میں کانفرنس کا مضمون جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت بھی مادر دولت کے ہمخیال و ہم مذہب ہیں اسلئے ضرور ہوا کہ اینجانب بھی جو حسن عقیدت کانفرنس کی نسبت رکھتے ہیں۔ وہ آپ اور ناظرین پنچ پر بھی ظاہر ہو۔ مگر ہم اوس صدی کے دُعا آدمیوں کی نظر سے ایسے سر تیز اپنی انوکھی طبیعت اور اچھوتی تحریر اور بعید از مذاق لکھنا لازمی ہے۔ اس لئے ذیل کی عزیمت پونے ساڑھے سولا مرتبہ پڑھ کر اور دست و قلم پر دم کر کے خم ٹھونک میدان بیان میں جلوہ افروزی فرماتے ہیں عزیمت :-

اللھم احفظ من کل مانس الدمد اماد النیچرے الاشرار والمقلدین پیر نیچر خان علیہ الپھٹکار واللعن۔ یہی تو ہے بُرائی شری کی۔ ہمیں کچھ نہیں معلوم تھا کہ کبھی الحقیقت کے اندر میں ابلیس آدم رو دلوں میں مانسوں کا روپ بھر کر یہ کچھ گزر مچائیں گے۔ ورنہ یہ تراوش ہوش ہوتے۔ اور رامپور کی لکھی کے چھد سے۔ ارے میاں پنچھا در بوت۔ یار چہ و تھو۔ جو بج بچوں سے ٹھیک ہو جاؤ۔ صبح ہو گئی کون صاحب ہیں۔ اجی صاحب واحب تو کوئی نہیں میں ہوں۔ میں کون۔ اجی میں وہی۔ وہ دیکھو بھلا سا نام ہے نا۔ خوب یاد آیا تمہارا لنگوٹیا دوست آنٹے خان۔ اخاہ۔ ذات شریف ہیں بسم اللہ خدائی فرش (زمین) پر تشریف رکھیے۔ بندہ حاضر ہے شودو۔ الٰہی توبہ۔ آپکا آنا تو کانفرنس کی آمد سے بھی زیادہ ہے۔ کہیں آبھی چکو۔ ایک خاص معاملہ میں آپسے کانفیڈنشل مشورہ کرنا ہے لیجیے حضرت بندہ حاضر فرمائیے۔ لے چلیے بھئی کہاں کو۔ ہوئیں کو۔ کیا خوب۔ یہ ہوئیں کیا۔ میاں تم بھی ہیں کرید۔ سبحان اللہ جلسے کا بھی کوئی ٹھکانا ہے۔ کہیں جوتے کھانیکو۔ یا چلکے کی سیر کو۔ یا کسی نیم انگریزی میم کے ہاں نبے کو۔ وہی وہی وہ۔ وہی نا۔ رامپور میں خاص طرح کی بچون پیچ جو کانفرنس کا تھیٹر ہے۔ اوسکو۔ لے یار تم بھی کوئی ڈم ہو۔ ابھی تو کون نے چھوٹی حاضری بھی نہیں کھائی ہوگی اور وہ ٹھیٹھ مسلمان تو سحریاں کھاتے پڑے اینڈتے ہونگے۔ اور ہو آپ اسی بر تر پر نجات کا ڈھول بجاتے ہیں آجتک یہ بھی نہیں معلوم کہ کانفرنس کی ممبری احکام شرعی کی پابندی سے مستثنیٰ کر دیتی ہے کل عالم کے مسلمانوں کے تیس انتیس روزے رکھتے ہیں اور ان کے ایک سو بیس۔ اچھا جو مرضی چلیے۔ بھئی بات یہ ہے کہ ہمنے آجتک انکی بہار انکی ارت نہیں دیکھی اور نہ الاپ سنی۔ اسلئے ایک ٹھوڑیسی مزاج میں جلدی واقع ہے۔ اچھا چلیے کیمپ کے خیمے تو غضب انگریزی قاعدہ سے نصب ہیں۔ آہا ہا ہا۔ اجلاس کا شامیانہ تو عجب دل بادل ہے۔ کیوں نہو یہ ٹھاٹھ ریاست کے ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو اب کے سال ہم بھی شریک ہونگے۔ تو پھر آپ دیکھئے۔ ارے میاں دیکھنا یہ چلتی ہوئی صورتیں۔ ایک بار نہیں ہری قرآئد کرتے کون لوگ جا رہے ہیں۔ آہاہ۔ یہ کوئی تہذیب یافتہ ایم اے او کالج کے ٹھیٹھ مسلمان ہیں۔ کیوں نہو شڑو نیر کیا عجیب نور برس رہا ہے۔ بیچارے صبح ہی سے روزہ کے کھلانے میں مصروف ہیں۔ دیکھو وہ سگرٹ سلگایا۔ ابھی جار بسکٹ کا مشغلہ تھا کہتے ہیں بقیہ مرشد مرحوم کے دیکھنے والے ہیں۔ بتکلف نام کو نہیں۔ کوٹ پتلون کے خول میں اوفت کوٹ کر بھری ہوئی ہے وہ دیکھو کالی شیروانی والے نے زرد شیروانی والے کا منھ چوم لیا۔ واہ شاباش اوسنے بھی خوب جواب دیا۔ حضرت آپ کیوں کان کھڑے کرتے ہیں۔ یہ باہمی بوسہ بازی اس حیثیت کی نہیں ہے جسکی نسبت برائی کا شبہ ہو۔ اور شہوت پرستی کا الزام لگایا جائے۔ یہ صرف خلوص اور محبت کا اظہار ہے۔ بھئی ہماری آنکھوں نے تو کاہے کو ایسے..... دیکھے تھے۔ ارے میاں یہ تو اچھے خاصے تثورے ہیں۔ انہیں مسلمان کسنے کہا۔ آئیے لو ہم تو جاتے ہیں۔ اپنی ایسی تیسی میں گیا۔ پھر دیکھیے یہاں تو روزہ بھوجرا ہوا جاتا ہے۔ نہیں بھئی نہیں۔ وہ دو انچھر انکے مرشد ونگی ہی سنو آخر یہ تجھے کیا ہیں۔ خیر تمہاری مرضی۔ چل دیکھو چلیے خیمہ میں اسٹیج سے قریب ہیں تاکہ ایکٹر کا پورا پارٹ نظر آئے۔ آئیں لو اور تماشا دیکھو اسی قنات کے حلقہ میں باورچیخانہ گرم ہے دیکھو وہ سامنے والے ڈیرہ میں بچہ بچہ کی ٹھانا زہر مار کر رہے ہیں۔ الٰہی توبہ۔ یار تمہارے اصرار نے آج رمضان جیسے مبارک مہینے میں ہماری آنکھوں کو معصیت میں مبتلا کیا۔ ربنا ہ بچا۔ اسیکا نام اسلام رکھا ہے۔ یہ آخر کیوں دین پاک کو بدنام کرتے ہیں۔ توبہ توبہ لعنت خدا کی۔ زرف ہے۔ ساجی اسٹیج میں چل کر اسٹیج تو سنو جلیے جلیو

واہ اسٹیج پر کوئی آ دہمکا - اچھا یار بیٹھو بیٹھو - اسپیچ شروع ہوئی - وا سید احمدا - وا سید احمدا - واکالجوا کالجا افسوس کالج کو ناتمام چھوڑ دیا - او ہہ او ہہ او ہہ او ہہ - ارڑا ارڑا ارڑا ارڑا بچے - آ چھین - تھو - لے ہفت بڑی گستاخی ہوئی معاف فرمائیے گا - میں اٹھا پھینکتا اور کہیں تھا - جوش تف میں آپ کی ڈاڑھی پر جا پڑا - نہیں میرے عزیز - کیا مضایقہ ہے یہ وہ موقع ہو کہ اگر کوئی اس سن کی سفید ڈاڑھی پر تھوکری بھر . . بھی ڈالدے تو مجھے برا نہیں معلوم ہوگا - اسپیچ - بھائی مسلمانو دینداروا فسوس تم لوگ نادار ہو تم لوگون نے سید احمد خان کی زیارت بھی نہ کی - اوس کے روح حسرت میں نکل گئی - اوس کی دلی خواہش تھی - کہ وہ رامپور کی رعایا میں انگریزی تہذیب کا بیج بودے - مگر حضور نواب صاحب بہادر رامپور باوجود یورپ کی سیاحت کے اس طرف مائل نہ ہوسکے - وہ ارادے تو گاؤ خورد ہو گئی لیکن اب تم لوگون سے استدعا ہے - کہ کچھ دو خدا کی راہ پر - ہے پر کالج سخت بھوکا دو خدا کی پر - کوڑی پیسہ دمڑی دھیلا دو خدا کی راہ پر - چھڑ تڑ تڑ تڑ تڑ - بیر بیر بیر - لینا وہ جاتا ہے دم دبائے ہوئے - ماشاء اللہ دو مرے صاحب - الہی خیر - ارارارا وا سپیچ - او ہو یہ تو حافظ مفسر پر لسان گویا کچھ اسدون کے گرگنڈیل نیچریت کے خلط شمس العلما صاحب بہادر ہیں - واہ قبلہ واہ سبحان صاحب ان کی بھی ہوئی کا جھانسا کہا یہ تو جیسے ہوئے ٹکسالی اسپیکر ہیں - ہان ہان ہان - وہ کچھ فری - ارے لاحول ولا وہی گدا گری صدا چندہ کی مانگ - ہر فقرہ کو کس ڈبل ترکیب سے ادا کرتے ہیں ہر لفظ کا ارت کس متانت سے - حق تو یہ ہے کہ بندہ ہمیں قتل

اگر یہان ہوتا تو لوہا مان جاتا - تو میان پچھیاڑ کھاتے - میں خود تشریف لا کر اور آپ کو تکلیف دیکر بہت ہی نادم ہوا - بہت تری نیچریون کے دم پر ہاتھی دانت کال ف ہ پہ شمس العلمائی کے خطاب - حافظ مفسر - اولا دولا ایرہ غیرہ یہ بشیں قیمت جھولیں اور او سر گدائی - پہلے سے منہ لقول تھے - ہم تو ڈوبے ہیں مگر تم کو بھی لے ڈوبینگے - خود تو خدا سے بیزار رسول سے باغی - شریعت کے مخالف مسلمانون کے دشمن اور او سر پہ بے حیائی کہ مسلمانون ہی سے چندا مانگنا - میان آڑے خان ہم آپ کے بہت ہی ممنون ہوئے - آپ کی بدولت ان بدمانس دوست نما دشمن گروہ کے ہتکنڈے ہنا پھیری دیکھی - اور مرغے کی ایک ٹانگ سنی -

---

آڑے خان افغان از رامپور

مشفق مہربان بیچ آزادون کی جان بیچ بیچوں کے بیچ سر نیچون کے سر بیچ دام اقبالہ - السلام علیکم و قلبی لائیکم - آداب عرض ہے سلام قبول ہو تسلیم بجا لاتا ہون تسلیمات کرتا ہون - اوہ توبہ بھولا جنٹلمین - گڈ مورننگ گڈ مورن گڈ ایوننگ گڈ نائٹ گڈ بائی - لاحول ولا - آپ تو ہندوستانی ہیں - رام رام - جے رام جی کی - جے گوپال جیکی بندے بندگا -

الہی خیر - آج صبح ہی صبح کس ست مذہبی سے پالا پڑا - حضرت فرمائیے تو آپ کون ہیں اور بہ پیچ نیل صاحب سلامت کیسی ہے - آپ آدمی ہیں یا وحشت جنگلی ہیں یا پاگل مجذوب ہیں یا سوامی ہندو ہیں یا مسلمان انگریز ہیں یا عجب یہ صاحب سلامت ہے یا گورکھنٹ کا سلسلہ تار برقی افواج روس کا ٹڈی دل ہے یا بڑا انسوا حشرات الارض شب ہجر کی درازی ہے یا زلف یار کی طولانی ساون کی جھڑی ہے یا آمیزن کی لمبائی حضرت خضر کا رشتہ حیات ہے یا طاعون کی بیماری - سبحان اللہ ہمتو مرشد تم ملی بندہ تو صاحب سلامت کر کے گنہگار ہو گیا آپ تو بوتر کیطرح لپٹ گئے - حرف مطلب دل کا دل میں رہ گیا علیک سلیک کرکے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا آپ بھی عجب بھلے مانس ہیں کہ نور ظہور کے وقت جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام کا مصداق بن کر آموجود ہوئے اور پھر بکھیر کے سوا کچھ مطلب منہ سے نہ نکلا آخر کہئے تو کہ مطلب کیا ہے - **مطلب** - بس یہی نہ پوچھئے - **مطلب** ہی تو جاتا رہا - آخر کیا جاتا رہا - بس کچھ جاؤ جو کچھ جاتا رہا -

کچھ مال جاتا رہا یا کوئی شکار جاتا رہا - ہندوستان سے قحط جاتا رہا یا طاعون ملعون جاتا رہا - سرحد پر روس کا خطرہ جاتا رہا یا بویر کا زور جاتا رہا چین کا داب سلطنت جاتا رہا یا ٹرکی کو حریف سلطنتوں کا کھٹکا جاتا رہا ہندی مسلمانون کا اتفاق جاتا رہا یا مقلد غیر مقلد کا نفاق جاتا رہا کسی معشوق کا حسن جاتا رہا یا کسی کا سہاگ جاتا رہا - کسی والی ریاست کا راج جاتا رہا یا کسی نئے نواب کا دور دورہ جاتا رہا - کانفرنس کی ترقی کا باعث جاتا رہا یا نیشنل کانگرس کی کامیابی کا بھروسہ جاتا رہا عاشقون سے جوہر وفاداری جاتا رہا یا بیرسٹرون کا روزگار جاتا رہا معشوقون کا اعتبار جاتا رہا - پیر و مرشد ہم تو آپ کو بڑا بجھکڑ سمجھتے تھے مگر آپ تو بالکل - کاف واؤ پیش - واؤ لون زبر نکلے - میان - کہو تو دیا کر جاتا رہا - استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ - پھر وہی مرغے کی ایک ٹانگ - بارہ برس سکتے کی دم نلکی میں دبائی پھر نکلی تو ٹیڑھی آخر منہ سے کچھ پھوٹو گے

بھی کر گیا جاتا رہا۔ الٰہی توبہ۔ اگر مجھے پہلے سے خبر ہوتی کہ آپ بالکل عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں تو آپ سے صاحب سلامت تو درکنار آنکھ بھی نہ ملاتا۔ ہائے ہائے رے غضب صاف صاف کیوں بتاؤں تجھ کو کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ اچھا تو بجھو۔ پھر نہ (چٹکی سے اشارہ ہے) جاتا رہا۔

الٰہی تیری پناہ عجب الحواس فنا فی الخناس سے پالا پڑا ہے اب اشارہ ہی سے سمجھایا جاتا ہے اچھا فی امان اللہ بندہ رخصت ہوتا ہے۔ نہیں نہیں ذرا ٹھیرئے۔ مگر دانتوں کو بھینچ کر آنکھوں کو بیچ کر کانوں میں روئی ٹھونس کر سنئے اور دونوں ہاتھوں کو کلیجہ تھام۔ لیجئے سبحان اللہ آپ آدمی ہیں یا گستا مگر کانوں میں روئی ٹھونس کر سنئے کون بہرا اور سنائے گا کون گونگا۔ کہیں آج بے چینی تو نہیں پی آئے بارہ سے ٹھیرے کا خمار تو نہیں۔ یار عزیز خالی از نمبر نشہ و شہ تو خاک نہیں اصل یہ ہے کہ بات ہی ایسی ہے کہ زبان نہیں اٹھتی۔ یقین ہے کہ تم سنتے ہی آنکھوں سے بہرے اور کانوں سے اندھے ہو جاؤ گے کلیجہ حلق کی راہ باہر آ رہیگا جب ہی تو میں کہتا ہوں کہ ذرا لمبی بال بکھر ہاتھ پیر بچا کر سنو۔ اچھا سنو۔ در سنو۔ دبا ہو سنو۔ غور سے سنو۔ دھیان سے سنو سنو

دل لگانے کا ــ مزا ــ جاتا رہا

دوستانے کا ــ مزا ــ جاتا رہا

لا شعور پا ولی الابصار۔ ونش۔ صحیح ہوکے

اس طرف متوجہ ہوجیے

پنچھادر صاحب ایک رحمن بندگیوں کی گٹھری جیب ہے۔ ۔ ۔ بیہدی نالائق ناچیز گندی بندی کی خیر ہیں۔ جھوکی و چندی۔ آداب عرض کرتی ہے۔ واہ کیا تقریر ہے۔ بل بے تیسری بے تکلف تحریر یہ صورت کیا ہے بالکل صورت کسی بڑے کاریگر کی گھڑی ہے خوبصورت تو بہت بڑی ہے مگر کل اتنی بڑی کہ طوفان نوح کے تھوڑے سے ہی عرصہ بعد آپ جوان ہوئیں۔ اس صورت پر عجبا غضب تو کروں نور کا گمان۔ ارے واہ میری بھیری تیرے قربان۔ این۔ یہ آپنے میری کیا تعریف کی آپ سے کچھ بھی نہ ہو سکا۔ میں تو عجب چیز ہوں۔ اب میں آئی ہوں تو بہت کچھ رنگ دکھلاؤنگی سیکڑوں مسلمانوں کو پتلون میں پہنا کر کو پھڑی کو بھگا لگاؤنگی۔ تروں کے کھوپڑ دماغوں میں تنجیر بت ایسی گھس جائیگی جیسے رہتی ہیں جناب۔ شیرہ میں انیونی کی ارواح۔ کیا پوچھیں شرابی کی نیت۔ بازار نصر اللہ میں آجکل کے خشک تنگوں کی طبیعت۔ بورڈنگ ہوس میں فاعل مفعول کی گردان۔ چین والوں کے دو نہیں ببلی۔ ہماری گورنمنٹ کے دماغ میں عقل خبر یہ سب کچھ ہو گیا مگر اب ذرا گھونگھٹ اوٹھا کر اور دانتوں میں انجن کے کوئلے کی مسی لگا کر انیٹ کے عینک آنکھوں پر چڑھا کر اور ابروؤں کو گاڑی کے نیچے کیطرح سیدھا کر کے یہ کہہ چلئے۔ کہ آپ ہیں کون۔ ہائے رے میری بیچ مجھ مت پوچھو اور جو تو یوں ہے کہ روٹیاں باندھ کر میری نیچے پڑ گیا ہے تو سے سن میں ہوں سنہ ۱۹۱۰ء۔ اہا ہا اہو تو لو بارہ میں تو میری جان ذرا جلدی سے لگے ہاتوں یہ بتا دو کہ اب تمہارے دور دورہ میں کیا کچھ ہونیوالا ہے اچھا تو سنو سب پوست گندہ حالت بیان کرتی ہوں نوجیوں کے ناز و انداز نئی جان پیدا ہوگی۔ دو چار نانگہ بیگموں کے ناک دون کی نوجیوں کے آشنائیوں کی نذر ہوگی۔ انہوں سستی ہو کر اپنے دلدادوں کو نیو نہیں بونا پارٹ بنادینگی۔ شرابیوں کی زبانی سے ہر جگہ اعشوں کی آواز آئیگی۔ سیکڑوں پہلے دھی سے بی سی ڈی پڑھ کر ڈپٹی کلکٹری کی درخواستیں بڑے زور کے جالیس ہی نوب کیطرح داغ دینگے بعض بھجے خامی بہنے آدمی جو تر ڈون پر سے کتابوں اور دست کٹ پہنکر ٹھنڈی سڑک پر ٹہلنے کی فکریں لگاوینگے اور ایسا کچھ فرماوینگے۔

بیوی مزے میں ہم جو کبھی اپنے آئیگا

صاحب بنیگا ہم تمہیں لیڈی بنائیگا

ہم واسکٹ کی جو تش میں لبنے جو آئیگا

ناچے گا ہم بھی اور تمہیں پیاری نچائیگا

ٹھنڈی سڑک پہ ٹہل کے سیٹی بجائیگا

ہم کوٹ پہنے گا تمہیں سایہ پہنائیگا

وسکی برانڈی شمپین رم کے نذر میں

مونچگا گھوم گھوم کے تم کو سنائیگا

لیمنٹ پی کے کھائیگا بسکٹ مزے سے ہم

تم تم میں جھکر تمہیں لیڈی بنائیگا

شب کو کرے گا گھینی و کلو یہ پی بھر

اور اپنی گود میں تمہیں پیاری بٹھائیگا

گاناوہانیہ تم بھی کوئی چیز ناچ کر

پر سینگ وہری دل تمہیں نغرہ سنائیگا

مون مور کی صدا جو بلند ہر طرف سے ہو

کون کس وہیں یہ پیاری ہم کو دلائے گا

خیر یہ تو جتنیں گوئی تھی مگر اب جو کچھ ہو گیا وہ بھی سن لو۔ لیجئے ایک تو یہ کہ انبار رشاد لڑ پڑا اچھا جامع العلوم مراد آباد پر ہمارے مدار المہام صاحب بہادر ریاست رامپور کی طرف سے دعویٰ دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کا ہو گیا جس کی دو تین پیشیاں بھی ہو گئیں انبار نے اپنے صفائی کے گواہ نہیں ہمارے ہز ہائینس حضور پر نور والی ریاست رامپور کا نام بھی لکھوا دیا دیکھئے کیا ہو اس ظالم نے بھی کیا کیا جس کی بدولت یہ روز بد دیکھنا پڑا۔ اور آج ۲ فروری کو ہمارے نواب صاحب بہادر شکار کیواسطے تشریف لے گئی ہیں خدا مع الخیر واپس لائے آمین۔ سب سے بڑھ یہ کہ ہائے افسوس ہماری شہنشاہ ملکہ قیصرہ ہند ہم کو اس رنج و ملال میں

میں مبتلا ہو گئیں اور اس دار فانی کو ناپائدار سمجھ کر رحلت فرما گئیں افسوس صد افسوس - ۶ر فروری کو رامپور کا بازار بھی اسی رنج میں بند رہا اور ملکہ صاحبہ کی آخری سلامی بھی کل ۲ بجے توپخانہ نے ضرب صدمہ کے ساتھ اوڑائی - ۶ر سے ۲۰ر فروری تک برابر کچہریوں کی تعطیل رہی -

اور سنئے ایک نو دولت رئیس مسمی مرزا خورشید عرف کلّو شترو اشارہ کے درمیان قد دراز صورت شکیل اسے گرو میں بیٹھے ہوں وہی اجھلو میں پہنے ہوئے ہنسی دل سے باتیں کر رہے ہیں - کہیں مرزا خورشید اب تم کو کیا کرنا چاہئے - خدا کے فضل سے انگریزی بھی تو نے کنٹری ریڈنگ دیکھ لی - رومن تو اچھی ہی لکھ لیتا ہے - کل کیسا مشکل نام خدا یار خان تو نے انگریزی میں لکھ کر ماسٹر صاحب کو دکھا دیا اور انہوں نے سب ٹھیک بتایا تھا فارسی میں قادر نامہ غالب تجھ کو سب یاد ہے - اردو تیری مادری زبان ہے اس کی تعلیم کی ضرورت نہیں - رہی عربی سو یہ میرے خیال والے مفت میں اپنی عمر کا سب سے بڑا حصہ اس فضول کام میں صرف کرتے ہیں اس کو میں بالکل بیکار خیال کرتا ہوں - ہاں انگریزی میں ضرور اور کوشش کروں گا - اس واسطے کہ اس علم کا کبر چڑھا ہوا ہے اس کی ہر بات قابل قدر ہے خیر یہ تو دیکھا جائے گا اب یہی کہانے پینے کے فکر اس سے خدا نے بے فکر کر ہی رکھا ہے والد ماجد کو خدا غریق رحمت کرے میرے واسطے وہ گاؤں جاگیر اور بہادر نگر میں چاپ اور ڈبل روٹی کہا سکنے کے عمر بسر کرنے کیلئے یہ کافی ہیں لاحول ولا قوۃ یہ تو میں کیا بک رہا ہوں جیسے میں کہ بڑے بیتا ہوں مجکو ویسی ہی بات چیت کرنا لازم ہے - اب ہم بہ فکر بچارا اپنے دل سے بالکل ایسی خیالاتوں کر رہا مگر بیٹھا گیا اور بعد کے قطع وضع بنا کر کہا ان کی انگشتر

تو ہم کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ عاجز کہتے ہیں اب ماسٹر صاحب سے اور یہی دو چار ضروری لفظ سیکھ لیگا اور پھر تھوڑے زمانہ میں ہم بالکل اپنا رنگ بدل لے گا -

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

ف

چالاک و طرار از ریاست رامپور

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل تمہاری باری ہے

نیچوں کے بدوا مرثیہ خوانوں کے بہا سیف افتخار الدولہ کے نانا حضرت پنچہادر علیہ الرحمۃ - آداب تسلیم کورنش مجرا سلام ڈنڈوت اور کالی کالی بندگی کے بعد شہر کی تازی تازی خبریں سناتا ہوں ذرا اپنے گوش حق نیوش کو صاف کر کے ہمہ تن خرگوش بن کر سنئے - اچھا اچھا آپ کے شہر کی خبریں آپ ہی کو مبارک پہلے آپ یہ تو فرمائے کہ آتے ہی مجھے آپ کوسنے کیوں لگے واہ واہ حضرت آپکو بھی بڑی دور کی سوجھی - بارے آپکو کسی نے ہاں البتہ علیہ الرحمۃ کہا ہے سو یہ از روئے شفقت لمبی مدت کے کہا - باقی اگر یہ آپ سمجھیں کہ ایسے ایسے الفاظ تو مردوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں تو آپ اوسے کیا کم ہیں - زندگی بے ثبات ہے اگر خدانخواستہ ابھی آپ کو قضا گھیرے تو آخر مرنے کے بعد علیہ الرحمۃ کہلانا ہی ہوگا - تو اس سے بہتر ہے کہ آپ قبل ہی سے کیوں نہ یہ خطاب قبول فرمالیں - ہاں اگر آپ یہ کہیں کہ ابھی حضرت عزرائیل علیہ السلام میری طرف نظر بھی نہ اٹھا سکیں گے تو یہ بھی بالکل لغو ہے - کیونکہ جب آپ کو بچوں کے بچوں نے سلطنت جاتے ہوئے نہ دیکھی زمانہ

گذرا ہے لیکن آپ میں بھی تو سٹھیائے ہوتے بھلا آپ پر ملک الموت کو ہاتھ صاف کرنے میں کیا دیر لگتی ہے ع موت سے کس کو رستگاری ہے آج وہ کل تمہاری باری ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ موت نے کسی کو نہیں چھوڑا - بادشاہ ہو یا دہقان - امیر ہو فقیر - بچہ ہو یا جوان - کسی کو اس سے رستگاری نہیں ع

شہر جو مشہور قیصر و فغفور تھا باقی اون کا نہیں نشاں تک ہم و

کیوں جاتے ہے آپ اپنی [illegible] لکھڑی کو دیکھئے کہ باوجود یکہ اتنی ناموری تھی لیکن موت نے نہیں چھوڑا جس کے انتقال پر ملال سے کھلبلی سی پڑ گئی ہے ع

صبح کو طاؤس خوش الحان [illegible] علیہ [illegible]

اچھا صاحب اب میں توبہ کی اب کبھی ایسے الفاظ زبان پر بھی نہ لاؤں گا - منشا جی جاسیے کو بس جانے - اب کبھی بھول کر بھی اف نہ کروں گا - خدا کے واسطے اپنی ان باتوں کو چھوڑئیے - اور اپنے شہر کی خبر سنائیے - اون میں سے ایک تو مولوی گوہر علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ ہیں دوسرے منشی ریاض الحق صاحب طالب علم فرہنگ اسکول [illegible] اس کمیٹی میں سب سے پہلے کمشنر صاحب بہادر نے کچھ بیان فرمایا اس کے بعد چار بنگالی طالبعلموں نے کچھ گایا - جن کی شریلی آوازوں نے نغمہ بپا کر رکھا تھا اس کے بعد منشی ریاض الحق صاحب کھڑے ہوئے اون کا تو پڑھنا بھی ایسا تھا کہ کوئی جاہل مطلق بھی زور دیتے - علاوہ اس کے ان کے اشعار بھی [illegible] ہی بانکے تھے - اونہوں نے سارے حاضرین جلسہ کے دل کو ہلا دیا - کمشنر صاحب بڑے خوش تھے -

بہت خوب اب میں بھی معاف کئے دیتا ہوں اور اپنے شہر کی کیفیت سناتا ہوں کہ بیماری تھی کی وفات حسرت آیات سے کون نہ کس طرح

غم کا اظہار کیا۔ جسوقت کہ لوگون نے یہ خبر وحشت
اثر سنی اسوقت کی بیمری حالت تو نہ پوچہو باتی سکتہ
شہر پر ایک سکتہ کا عالم طاری تہا جس کو دیکہو رونی
صورت بنائے ہوئے ہے جس کو دیکہو سیاہ پوش ہا
جس کو دیکہو خاموش ۔ جدہر نظر اوٹہائی اندہیرا سا معلوم
ہوتا ہے ۔

قیامت ہے اگر اب بہی پہونچکر قریب تہا شین
ہر ایک فتنہ اشارہ سے بتاتا ہے قیامت یہ ہین

کمیٹیون کی وہ بہر مار کہ خدا کی پناہ ۔ ہر ایک مضمون
کے دیکہا دیکہی ہر شخص نے اپنے گہر مین کمیٹی کرنے
لگا ۔ جس کی مختصر سے مختصر احوال لکہنے کو بہی دفتر
چاہیے ۔ ۲۴ر جنوری کو ایک کمیٹی لوکل ٹاؤن ہال مین
منعقد ہوئی تہی ۔ یہ کمیٹی بہت چہوٹی سی تہی ۔ اس مین
مولوی گوہر علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہاگلپور نے
ابہی سن گورنمنٹ سنائی تہی جس کے درج کرنے کی
کچہ ضرورت نہین ۔ ۲۵ر جنوری کو پہر ایک کمیٹی ٹاؤن
ٹاؤن ہال مین منعقد ہوگی ۔ جس مین عنقریب
سارے شہر کے حکام عالیمقام اور رؤسا سب
عظام شریک تہے ۔ لوگون نے خوب آہ و بکا کے
نعرے بلند کئے ۔ خوب غم کا اظہار رہا ۔ بڑی بڑی
تعزیت ہوئین ۔ ۳۰ر جنوری روز شنبہ کو اس شہر
کی تمام دوکانات بند رکہی گئین جس کا نظارہ قابل
دید تہا ۔ جہک ایک ہو کا میدان معلوم ہوتا تہا ۔

خیر صاحب ان کمیٹیون کے بعد ایک کمیٹی دوسری
ماہ فروری کو پہر منعقد ہوئی ۔ اس کمیٹی کی کیفیت جو
آپ بخوبی بیان فرمائی جا سکتے ہین ۔ جن کے
دیکہنے ہی سے ہی شوق چراتا ہے ۔ لیکن کیا کہین
پہلے سے خیال نہ ہوا ۔ ورنہ ہم بہی کسی شاعر کا مرثیہ
مرثیہ وغیرہ بنوا کے اپنا نام شاعری مین درج کراتے
لیکن وہ بہرمار کہ خدا کی پناہ معلوم ہوتا ہے کہ دہلی اور
لکہنؤ مین اب کوئی شاعر رہا ہی نہین ۔ گویا شاعری
انہین حضرات پر ختم ہو جاتی ہے ۔ بڑے بڑے نامی شعر
پڑہتے ہین اپنے طاق کر ماشاءاللہ چشم بد دور ۔
گولی چہوڑنے کی کر رہے ہے ۔ ہم کسی نظم کی تنقید تو نہین
کرنے کہ آیا خاص اون کی بنائی ہوئی تہی یا کسی دستر
کی ۔ یا کسی دوسرے شاعر کی ۔ لیکن دو مضمون نے
نظم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی خاص بنائی ہوئی
ہے ۔ اس کے بعد کسی نے نظم پڑہی کسی نے
لکچر دیا ۔ بنگالیون نے گایا ۔ آخر مین مولوی عبد الغفار
صاحب لکہنوی وکیل بہاگلپور نے لکچر دیا ۔ آپ
کے لکچر کا کیا کہنا ۔ ایک تو زبان خانگی ۔ دوسرے
لکچر دینے کا وہ ڈہنگ معلوم کہ سننے سے بڑے
بڑے لکچرار کے ہوش باختہ ہو جائین ۔ برابری
کا دعوی بہول جائین ۔ چونکہ جائے تنگ است
ورنہ ضرور درج کرتا ۔

سب سے آخر مین راجہ شب چندر بنرجی نے
اردو مین لکچر دیا ۔ بہلا یہ بچارے بنگالی نا آشنا ہو کر
اردو کیا بولین گے ۔ بہولے سے بس نامور
بزیر زمین دفن کردہ اند کہ بس نامور ۔ بیٹہے
لیکن پہر سنبہلے ۔ آپ کو فارسی مین بڑی لیاقت
ہے گلستان بوستان کے تو ماشاءاللہ حافظ
خیر یہ ہم جا سخن کراست ۔ (باقی آئندہ)

بقلم ۔ ک ۔ ق ۔ ایک سوختہ جگر ۔ بہاگلپور سے

ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس کے اطلاع دیجاتی ہے کہ
دو عدد نر فیل ۵ و ۵ ر سومہ دایما) کہ جسکی عمر ۴۰ سال
دو ماہ ہے اور دیگر فیل مادہ کہ جسکا نام (سوئٹ ہارٹ) عمر
۱۵ سال ۹ ماہ ہے بتاریخ ۵ ر فروری ۱۹۱۱ء کو وقت
ساڑہے دس بجے دن بمقام کمسریٹ گودام مین نیلام کئے
جاوینگے اور جسکی بولی سب سے زیادہ اور آخر ہوگی ۔
اوسکی منظوری کا دارو مدار صاحب کمسری جنرل بہادر
بنگال کمانڈ کی رائے پر ہوگا اور یہ صاحب خود نیلام مین
بیٹہینگے وہ اپنی درخواست خدمت مین چیف کمسریٹ م

اسلامی دنیا

حسب الحکم سلطانی ہر صوبہ مین علاوہ افواج نظام
مدد ردیف کے جو فوج تیار کی جا رہی تہی ولایت
حلب کی اوس کی بہرتی اور ترتیب مکمل ہو گئی ہے
خزانہ عامرہ مین باوجودیکہ زیادہ روپیہ نہین ہے
اسپر بہی اعلیحضرت سلطان المعظم نے ۴۰ لاکہہ
پونڈ کا خرچہ بحری تیاریون کے لئے منظور فرمایا ہے
چین کو جو اسلامی مشن منجانب ٹرکی جانیوالا
ہے اس کی ضروریات پر صرف ہونے کے لئے
بابعالی نے ڈہائی ہزار پونڈ کی رقم عطا فرمائی ہے
اعلیحضرت کے اے ڈی کانگ جنرل انور پاشا اس
مشن کے چیف مقرر ہوئے ہین ۔ لیکن اور
ممبرون کی ابہی ٹہیک ٹہیک تعیین نہین ہوئی ۔
بابعالی مین ۲۰ر جنوری کو ایک پیغام تار مین
مضمون پہنچا کہ یمن کے مفسدون اور باغیون
پہلانے والون کا ایک جتہا قبضہ رو دشت مین
اون کا ہے جو سالونیکا سے ۲۰ میل شمال مین
واقع ہے ۔ ان کے نکالنے کیلئے فوجین بہیجی
گئین مفسدون سے خوب جنگ ہوئی جسمین
افسوس کہ ۴ سپاہی بہی مارے گئے ۔ جہگڑا
ابہی تک چلا جاتا ہے ۔ بعد کی خبرون کا انتظار
ہے ۔ نہین معلوم نتیجہ کیا ہوا ۔

علی فرخ بے جس کو سلطان المعظم نے
پچہلے دنون مصطفے آفندی کی بجائے برطرف کر دیا
تہا اب ملک روس کو واشنگٹن کی سفارت پر
مقرر کر دیا ہے ۔ اس خیال سے کہ مبادا وہ ینگ
ٹرکی پارٹی "مین شامل ہو جائے وجہ انقلاب
سلطنت کے خواہان ہین) اوس کو جدید ترکیب
کہ ۵ عدد جہوٹے جنگی جہاز) پر دہ ہزار پونڈ کمیشن
ملیگا ۔

جاسوسون کی رپورٹین

میدان جنگ کی تازہ ترین خبرون سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل فرینچ نے مقام ارمیلو پر قبضہ کیا اور یہ ہزار فوج اسپٹرم کی طرف لوٹ رہی ہے۔

جرمنون نے مقام بوتھیل پر جنرل سمتھ ڈورین کی برگیڈ پر سخت حملہ کیا جس سے ان جرمنون کو بڑا نقصان ہوا۔ مگر بالآخر جرمنون کو سخت نقصان اوٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔

تار ڈیلیگراف کا ایک تار مظہر ہے کہ جنرل لوئی بوتھا نے ۰۰۰ جرمنون کے ساتھ مقام بوتھیل پر سمتھ ڈورین کی فوج پر حملہ کیا مگر سخت جنگ کے بعد اونہین پسپا ہونا پڑا اس جنگ مین جرمن جنرل ہربٹ اور ۲۰ دیگر سردار مقتول ہوئے اور ۲ سپاہی بھی مقتول ہوئے اور جرمن فوج کی مجروحین میدان جنگ مین چھوڑ کر بھاگ گئے برٹش فوج کے ۳۰ سپاہی مقتول اور ۵۳ مجروح ہوئے۔

پومری کی امدادی فوج جنوبی افریقہ روانہ ہونے لگی ہے۔ یہ واقعی بہت سرعت کے ساتھ ہو گئے۔

شاہ ایڈورڈ نے راستہ دی ہے کہ موجودہ اور گذشتہ کیبنٹ کے ممبرون کا ایک جلسہ اس غرض سے منعقد ہو کہ ہر مجسٹی کوئن وکٹوریہ کے یادگار قائم کرنے کی متعلق مشورہ کرین۔

تینتسن کی برٹش فوج کو اطلاع دی گئی ہے کہ تمام ضروری سامان سے تیار ہو جائے تاکہ جرمنیون سے شمالی ریلوے کا انتظام اپنے اختیار مین لے سکے برٹش بانسے ہی روانہ ہو جائیگی۔

ایک بڑا اٹالین سکواڈرن ۱۰ اپریل کو طولون روانہ ہوگا جب پریسیڈنٹ لاوبیٹ وہان تشریف لیجاسینگے۔

ریوٹر کوزبرگ سے تار دیتا ہے کہ ذورس باٹسٹ کے شمال مین ڈون کرسپورٹ کی پہاڑیان دشمن سے بھری ہوئی ہین۔ برٹش فوج اور دشمن کے درمیان گولیان بھی چل گئین۔ دوسرا رپورٹ مظہر ہے کہ جنرل ڈیوٹ دریائے اورنج کو عبور کر چکے۔ اور اب فلپسٹاؤن کا رخ کیا ہے پانچ برٹش جماعتین اون کے تعاقب مین روانہ ہوئے ہین تمام سرحد پر سپاہی بہت مستعد ہین۔

جنرل کچنر تار دیتے ہین کہ جنرل فرینچ نے جرمنون کی ۵ ۔ گاریون پر قبضہ کیا اور ۱۶ جرمنون کو قید کیا۔

ایم ڈلکاسی نے چیمبر آف ڈپوٹیز مین بیان کیا کہ وہ مستقل مصمم ارادہ کیا ہے کہ چین سے پورا پورا معاوضہ لین اور معاہدہ انگلستان و جرمنی سے فرانس کو کوئی نقصان پہنچ سکتا۔

غیر سرکاری خبرین مظہر ہین کہ گذشتہ ہفتہ جنرل فرینچ نے جرمنون کے کیمپ واقع ارمیلو پر حملہ کیا اور وقت دشمن کے ۹ سپاہی مقتول ۲۰ مجروح ہوئے اس کے علاوہ بہت سامان رسد اور مویشی ہمارے ہاتھ آئے۔

لندن ٹائمز لکھتا ہے کہ ڈیوک و ڈچز آف یارک مارچ مین لندن سے روانہ ہون گے۔

لندن ٹائمز بیکن سے ایک تار سے مظہر ہے کہ مسٹر سیناؤ نے چینی سفیر کو اس وجہ سے انگلینڈ بھیجنے سے انکار کیا کہ شاہ ایڈورڈ کے سامنے ملکہ وکٹوریا کے انتقال کی تعزیت کرنے کے قابل نہیں ہین۔

ہندوستون کے لبرل ممبر مسٹر بادگر ممبر پارلیمنٹ سے اپنے ایجنٹون کیطرف سے رشوت لینے کے جرم مین برطرف کر دئے گئے۔

مسٹر ہالفر نے ہاؤس آف کامنز مین بیان کیا کہ چین مین برٹش فوجون نے قابل تعریف کام کیا اور وہان کے تمام انتظامات جنکا ہم ضبط پر بہت اچھا اثر ڈالتے ہین۔ ہاؤس آف لارڈز مین شاہ ایڈورڈ کی اسپیچ کی جواب مین ایڈریس پیش کرنے کی بابت پاس ہوئی۔

جنرل سمتھ ڈورین نے امسٹرڈم پر قبضہ کیا جہ اور جنرل کو فلپسٹاؤن مین جنگ جاری ہی اب فوج سرعت سے مغرب کیطرف بڑھ رہی ہے اور جنرل پلومر اپنی افواج نو آبادی کے ساتھ اون کے ساتھ تعاقب مین ہین۔ سینیئر مارکوریس مین افواہ ہے کہ جنرل فرینچ ذی ایک فوار مارا گیا ہے۔

جن فوجون نے کارینیا پر قبضہ کیا تھا وہ بہت خاما نہ گناہ کے مجرم ہین اس لئے کہ انہون نے وفادار حبشیون کو کوڑے مارنے کے بعد گولی سے ہلاک کیا اور ایک اسسٹنٹ مجسٹریٹ کو بھی کوڑے مارے۔

ورنا ہچال کو ڈچون نے مقام سنڈرسٹ پر دریائے آپنج کو عبور کیا اور ایک بہت ضروری مقام پر قبضہ کر لیا جس سے فلپسٹاؤن کی بڑی حفاظت تھی ۲۰۰ سپاہی نو آبادی نے بڑھ کے ۱۵۰۰ ڈچون سے مقابلہ کیا۔ اور بڑی بہادری سے لڑتے رہے یہان تک کہ جنرل پلومر کی ٹربلین فوج اون کی امداد کو پہنچ گئی اور فوج سخت زک اٹھا کر پسپا ہو کر لوٹ گئے۔

تمام اخبارات شاہ ایڈورڈ کی اسپیچ پارلیمنٹ کے متعلق بہت اچھی رائے دے رہی ہین مگر اخبار ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ اسپیچ بے اثر اور غیر تسلی بخش تھی۔

جنرل بوتھا سمتھ ڈورین پر حملہ کرنے کی بعد سرحد سوازی کیطرف لوٹ گئے۔

در بھنگہ مین پنڈتان کی ہر دونکا سالانہ امتحان ۲۹ مئی سے شروع ہوگا۔

کدہ مرد (بنگالہ) کے کارخانہ بارود پر ڈاکہ پڑا ۰۰۰ ۳ پونڈ ڈائنامیٹ مع دیگر سامان لٹ گیا۔

ٹھوا کو نصف درجن سے کم نہ ہونگے مکان کی سنگین عمارت کو بارود سے اڑا دیا غضب کیا۔

میسور کی لندہ مین عورتون نے ایف اے پاس کیا۔ ان کی تنخواہ مین ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار مقرر ہوگی۔

کلکتہ کی یادگار قیصرہ کے لئے سر حضور کشمیر نے ۱۵ لاکھ گوالیار نے ۱۰ لاکھ۔ جیپور نے پانچ لاکھ دیا گیا۔ مہاراجہ میسور نے ایک لاکھ۔ تجویز ہے کہ صد ایک لاکھ کی قائم ہوگی۔ مفاسنین ویرپا دیٹر آرہی ہین۔ یہ قرار نہین پایا کہ یادگار کی صورت کیا ہوگی۔ وفاداری کا جوش امڈا چلا آتا ہے۔

مہاراجہ صاحب جیپور نے چندہ فقط ۱۰ لاکھ مین اور ۴ لاکھ متعلق یادگار قیصرہ بڑھا دیا۔

حضور قیصرہ کی وفات کے باعث لیڈی ڈفرن فنڈ کا سالانہ جلسہ لیگے نہ ہوگا۔ آپ اسکی مربی تہین۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حادثہ متصل میانمیر مین ایک فوجی صوبیدار کچل گئے۔

حاجیان حجاز کا اگلا جہاز ۱۰ فروری کو کراچی سے جدہ روانہ ہوگا۔ ملتان مین وس روز کا قرنطینہ ہے۔

سرحدی قوم وزیری کے محاصرہ کیلئے سالانہ کا خرچ قریب ایک لاکھ ۱۰ ہزار منظور ہوا۔

کلکتہ مین ۷ ربیع جمعرات کو انیون کے ۰۰۰ ۴ پیٹیان نیلام کے ذریعہ فروخت ہوگئین۔

ممالک مین ہندی آبادی کلیم ۱۰ ہزار ہی۔

جنرل پیٹن صاحب رزیڈنٹ عدن کے منصب سے واپس کئے گئے۔ گورنمنٹ عالیہ کی عدول حکمی کی تہی۔ مقامی اقوام کے معاملہ مین دخل در معقولات کیا۔ یہ سراسر خلاف حکم تہا جس پر عظیم پیچیدگی کا اندیشہ تہا۔

لامائے تبت پایہ تخت روس سے کلکتہ مین آیا۔ سیام جانا چاہتا ہے۔ شرقی تبت کا لامائے اعظم ہے۔ یہ بچ نکلا۔

سرحد کورم کی چوکیون کی باربرداری کے لئے ۴۰ ہزار روپیہ منظور ہوا اور پنجاب مین گرانٹ کرم کے لئے ۲۵۵۰۰ روپیہ منظور ہوا۔

کلکتہ ہائیکورٹ کا سشن اجلاس کہلا۔

مہاراجہ صاحب میسور بحالی سیری واپس گئے۔

تہم چین کی ہندی فوجون کے لئے ۲۵۵۰ جفت بوٹون کے بہیجے گئے۔

گورنمنٹ نے وانا۔ ٹوچی۔ کہجوری کچ اور جنڈولہ کی قلعہ نشین فوجون اور کوہاٹ کورم کے سپاہ کے لئے ۴۰ ہزار روپیہ کرایہ باربرداری کا منظور کیا ہے۔

پنجاب بہر مین جابجا قیصرہ مرحومہ کی یادگار قائم کرنے کی تجویز کے متعلق جلسے ہو رہے ہین۔

ضلع گورداسپور کے موضع بڈہا پنڈ مین بہی وبائے طاعون پہوٹ نکلی۔

شاہ سویڈن ناروے نے عنان حکومت جو ولیعہد کے ہاتھ مین دے رکہی تہی ۲ ہزار چہرہ سے پہر اپنے ہاتھ مین لی۔

گزٹ آف انڈیا مین اعلان ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہندوستان گورڈ وچیاؤ نبون کا صابطہ (جس پر سرقت مہندہ مین عمل درآمد ہوتا ہے) پانچ کی مرن ہندہ مین ویہی نافذ ہوجائیگا۔

ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب مین کافی تعداد مین بارش ہوئی تہی۔ بنگال و ممالک متوسط مین بہی خفیف بارش ہوئی۔ تاہم مدراس اور بمبئی کے بعض شہرون مین بارانی کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے۔

مقام جبلپور مین آتواپ کی گاڑیان بنانے کا کارخانہ قائم کیا گیا تہا اس کے لئے موزون اور مناسب جگہ نہ ہونے کے باعث دوسرے مقام مین مذکورہ کارخانہ جاری کرنے کا ارادہ گورنمنٹ کی جانب سے کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ بنگالہ کی جانب سے وہان کی چیمبر آف کامرس (تجارتی منڈی) کو اطلاع دی گئی کہ بحر احمر مین گورنمنٹ کی جانب سے لائٹ ہاوس تعمیر کرنیکی منظوری ہوگئی ہے۔ اور وہ کام بہت جلد سر انجام ہوگا۔

ایسٹرن بنگال ریلوے کی شمال کیجانب گذشتہ دوشنبہ کو ایک مال گاڑی کا ایک پاسنجر ٹرین سے تصادم ہوا دونون ٹرینون کو سخت نقصان پہونچا۔ خوش قسمتی سے کسی مسافر کو چندان ایذا نہین پہونچی۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۰ فروری	۱۵۴	۱۲۷	۲۸۲
۱۱ ″	۱۲۳	۱۳۳	۳۱۳
۱۲ ″	۱۸۳	۱۵۲	۳۱۹
۱۳ ″	۱۳۹	۱۱۸	۲۷۹
۱۴ ″	۱۶۸	۱۳۶	۲۵۵
۱۵ ″	۱۵۳	۱۲۱	۲۷۷
۱۶ ″	۱۹۳	۱۳۶	۳۱۴

مسیح حمید واقع بھی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک مدیر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا